

298825-نماز میں رفع الیدين کرنے کا طریقہ اور اگر نمازی اس میں کوئی غلطی کر لے تو اس پر کیا ہو گا؟

سوال

میں نے نماز کے دوران رکوع سے اٹھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کافنوں تک بلند نہیں کیا، بلکہ نیچے ہی رکھا، تاہم جیسے ہی مجھے احساس ہوا تو اپنے دونوں ہاتھوں کی کیفیت کو صحیح کر دیا، تو کیا میری نماز صحیح ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

سنن بنوی سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران چار جگہوں پر رفع الیدين کیا کرتے تھے، اور وہ چار جگہیں یہ ہیں : تکبیر تحریر کے وقت، رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے، اور دور کعتوں کے بعد تشدید سے اٹھتے ہوئے۔

اس کی دلیل صحیح بخاری : (739) کی روایت ہے جو کہ نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ : جس وقت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریر کیتے اور رفع الیدين کرتے، پھر جب رکوع کرتے تب رفع الیدين کرتے، اور جب "سُجْنَ اللَّهِ لِمَنْ حَدَّهُ" کستہ توبہ بھی رفع الیدين کرتے، اور اسی طرح جب دور کعتوں سے کھڑے ہوتے تو توبہ بھی رفع الیدين کرتے تھے۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرغعاً بیان کیا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کیستے ہیں :
"رفع الیدين کی چار جگہیں یہیں : تکبیر تحریر کے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے ہوئے اور جب نمازی پسلے تشدید سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔" ختم شد
"الشرح الممتع" (214/3)

جبکہ رفع الیدين کے طریقے کے بارے میں ایک روایت ہے کہ دونوں کندھوں تک رفع الیدين ہو گا، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ دونوں کافنوں کی لوٹکا ہاتھ اٹھائیں گے۔

جیسے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ : "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے، آپ یہی عمل اس وقت بھی کرتے جب رکوع کے لئے تکبیر کرتے، اور یہی عمل رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے بھی کرتے، اور فرماتے : "سُجْنَ اللَّهِ لِمَنْ حَدَّهُ" تاہم یہ عمل سجدے میں نہیں کرتے تھے۔" اس حدیث کو امام بخاری : (736) اور مسلم : (390) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا مالک بن حویث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی تکبیر کیتے تو ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے کہ ہاتھ دونوں کافنوں کے برابر ہو جاتے، اور جب رکوع کرتے تو توبہ بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے کہ کافنوں کے برابر ہو جاتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو "سُجْنَ اللَّهِ لِمَنْ حَدَّهُ" فرماتے ہوئے پھر یہی عمل دہراتے تھے۔" اس حدیث کو امام مسلم : (391) نے روایت کیا ہے۔

اس بنا پر رفع الیدين کے طریقے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے :

تو جو اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ رفع الیدين دونوں کندھوں کے برابر ہوگا، ان کی مراد یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر ہوں، اس طریقے کے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، آپ کے صاحبزادے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم قائل ہیں۔ یہی موقف امام شافعی کا "الام" میں مذکور ہے، امام شافعی کے شاگرد بھی اسی کے قائل ہیں، اسی طرح امام مالک، احمد، اسحاق اور ابن المنذر بھی یہی موقف رکھتے ہیں، جیسے کہ "الجھویع" (307/3) میں منقول ہے۔

جگہ امام ابو حنیفہ اس چیز کے قائل ہیں کہ ہاتھوں کو کافیں کے برابر اٹھایا جائے گا۔

امام احمد سے ایک موقف یہ بھی منقول ہے کہ دونوں طریقوں میں سے جو چاہیے اپنالے، ان میں سے کوئی ایک طریقہ دوسرے سے اعلیٰ نہیں ہے، یہ موقف ابن المنذر نے بعض محدثین سے کسی سے نقل کیا ہے اور اسے اچھا بھی جانا ہے۔

البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہی موقف حق ہے اور ہر طریقہ سنت ہے، اسی کی جانب ہمارے محقق علمائے کرام مائل ہیں، مثلاً: ملا علی القاری اور سندی حنفی وغیرہ"

مزید کے لئے دیکھیں : "اصل صفة صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم" از البانی (1/202)

دوم :

اوپر ذکر کردہ جھگوں میں نماز کے دوران رفع الیدين کرنا نماز کی سنتوں میں شامل ہے۔

جیسے کہ الموسوعۃ الفقہیۃ (95/27) میں ہے کہ :

"شافعی اور حنبلی فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع الیدين کرنا نماز کی سنتوں میں شامل ہے، علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ : رفع الیدين رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے 50 صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔" ختم شد

سنت چھوڑ دینے سے نماز کے صحیح ہونے پر اثر نہیں ہوتا، چنانچہ اگر کوئی شخص اپنی پوری نماز میں رفع الیدين نہیں کرتا تو اس سے اس کی نماز کے صحیح ہونے پر اثر نہیں ہوگا، تاہم اتنا ضرور ہے کہ نماز میں سنت کی ادائیگی نہ کرنے پر اس سنت کو ترک کرنے سے ثواب سے محرومی ملے گی۔

پھر رفع الیدين تو کریں لیکن ان کی ادائیگی میں تھوڑی سی کوتاہی ہو جائے جیسے کہ آپ سے ہوا ہے، تو اس کا معاملہ تو مکمل طور پر رفع الیدين ترک کرنے سے کہیں بلکا ہے۔

اس بنا پر رفع الیدين کرنے میں آپ سے جو تھوڑی سی کوتاہی ہوئی اور پھر وہ غلطی آپ نے ٹھیک کر لی تو اس سے نماز کی صحت پر اثر نہیں ہوگا۔

اس لیے آپ کے لئے نصیحت یہی ہے کہ : آپ رفع الیدين کی کیفیت کے متعلق مبالغہ مت کریں اور تکلف سے کام مت لیں، چنانچہ جب آپ دیکھیں کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے بالکل برابر نہیں ہوئے تو دوبارہ رفع الیدين مت کریں؛ کیونکہ اس طرح کرنے سے آپ و سو سوں کاشکار ہو جائیں گی، اور نماز کے افعال بلا وجہ تکرار کے ساتھ کرنے لگیں گی، اور یہ بات رفع الیدين میں غلطی سے زیادہ گراں ہے۔

واللہ اعلم